

ایم گزارش :- "انسان کا تہا "خفا" اور بھولنے " سے مرکب

ہے :- " میں بھی ایک انسان ہوں ۔

ایک اتر کوئی اسلامی بھائی "روح الارواح" کے خلاء

میں دوران مطالعہ غلطی پر مبتلا ہو ۔ تو بندہ ناجیز

کو اس غلطی پر ضرور بالضرور "بالدلیل" آگاہ

کنا :- فقیر "انشاء اللہ عزوجل" آگاہ کتا دھیات

مشکور رہے گا :-

ملتی :- ابو القاسم بازار محمد طاری

0312-8065131

☆ اعتبار ۱۹۸۱ء
ساتھ والا ایک
مکتبہ اشرفی
کو اندھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ الْمُفْتَقِرُ إِلَى اللَّهِ الْوُدُّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَسْعُودٍ
غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَوْلَا ذَلِكَ وَأُحْسَنُ إِلَيْهِمَا -

ترجمہ:- فقیر نے اللہ کی طرف محبت سے کہا: احمد بن علی بن مسعود نے:
اللہ تعالیٰ اُسکی اور اُسکے والدین کی بخشش فرمے۔ اور اللہ اُنکے والدین اور اُس پر
احسان فرمائیے:-

سوال 1

غَفَرَ اللَّهُ لَهُ میں اپنے آپکو مقدم کیا۔ پھر اپنے والدین کو:- کیوں:-
أُحْسَنُ إِلَيْهِمَا میں اپنے والدین کو مقدم کیا:- کیوں:-

جواب غَفَرَ اللَّهُ لَهُ میں اپنے آپکو اس وجہ سے مقدم کیا کہ بخشش میں شک و شبہ ہوتا
ہے۔ کہ پہلے میری بخشش ہو۔ پھر میں اپنے والدین کی بخشش کراؤں گا:-

أُحْسَنُ إِلَيْهِمَا میں اپنے والدین کو اس وجہ سے مقدم کیا کہ بھلائی عام ہوتی ہے
سب پر بھلائی ہوتی ہے۔ اسی لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ پہلے میرے والدین پر بھلائی ہو۔
پھر مجھ پر بھلائی ہو:-

اعْلَمْ أَنَّ عِلْمَ الْقُرْفِ أَمْرُ الْعُلُومِ وَالنَّحْوِ أَلْوَحَا:-
ترجمہ:- تو جان:- بیشک عرف کا علم تمام علوم کی ماں ہے۔ اور نحو تمام علوم کا باپ:-

سوال 2 اعْلَمْ الْقُرْفِ أَمْرُ الْعُلُومِ سے کیا مراد ہے؟

جواب علم عرف کو اس لیے ماں کہا گیا کہ ماں بچے کو پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح
علم عرف ماں جاننے والے ہونے کو بناتا ہے:- جسے ماں اپنے بچے کو پیدا کرتی ہے:-

سوال 3 اعْلَمْ النَّحْوِ أَلْوَحَا سے کیا مراد ہے؟

جواب علم نحو کو اس لیے باپ کہا گیا کہ ماں بچے کو پیدا کرنے کے بعد اُسکو دیکھ
بھال، تربیت، اصلاح کا سبب باپ ہوتا ہے۔ اسی لیے کہ کلمات کو بنانے
کے بعد اُسکو اس میں ملانے یا اس پر اثر دینے کا کام نحو ہوتا ہے۔ اسی لیے نحو
کو باپ سے تشبیہ دیا:-

وَلِقَوَى فِي الدَّرَايَاتِ دَارُهَا وَيُطْفَى فِي الرِّوَايَاتِ عَارُهَا:-

ترجمہ:- اس علم کا جاننے والا دیکھنے میں قوی ہوتا ہے۔ اور نہ جاننے والا روایات میں غلطی کرتا ہے:-

فَجُمِعَتْ فِيهِ كُتَابًا مُتَوْتِنًا، بِمُرَاجِ الْأَرْوَاحِ :-

ترجمہ :- پس میں نے اس کتاب کو جمع کیا، اسکا نام 'روح کی' ^{روح} راحت کی جگہ ہے :-

وَهُوَ لِلْهَيِّ جَنَاحُ الْبِنَجَاحِ وَرَاجُ الْخِرَاجِ :- ^{مشارف و شہرستان}

ترجمہ :- اور یہ بچوں کیلئے کامیابی، ^{مشارف و شہرستان} کا پر ہے :- کشادہ راستہ، اچھی سمجھ :-

سوال نمبر 4 جنح النجاح سے کیا مراد ہے اسکی کیا وجہ ہے؟

جواب :- اس کی وجہ یہ ہے کہ جب پرندہ چھوٹا ہوتا ہے تو اڑنے میں پروں کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح طالب علم کلمات کو جاننے کیلئے محتاج ہوتا ہے جب اسکو علم صرف کا علم نہیں ہوتا۔ جب طالب علم کو صرف کا علم ہوتا ہے تو کلمات کو جاننے کیلئے کسی کا محتاج نہیں ہوتا :-

وَفِي مَعْدَتِهِ حِينَ رَاحٍ، مِثْلُ تَفَاحٍ أَوْ رَاحٍ :-

ترجمہ :- اور اسکے معدے میں جس طرح رات گزرتا ہے۔ سب کی طرح یا راحت کی طرح ہے۔ ^{جب}

سوال نمبر 5 "فِي مَعْدَتِهِ" سے کیا مراد ہے و راحت سے لکھئے؟

جواب :- جب بندہ کے معدہ خالی ہوتا ہے تو وہ اپنے جسم میں کمزوری کو محسوس کرتا ہے اور جب وہ بندہ اپنے معدے میں سب یا کوئی چیز کھاتا ہے تو وہ اپنے جسم سے راحت محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب وہ بندہ عرف کو نہیں جانتا ہے۔ تو وہ اپنے اندر کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اور دریشان ہوتا ہے۔ پھر جب وہ بندہ عرف کو جان لیتا ہے تو وہ اپنے اندر مضبوطی محسوس کرتا ہے۔ دریشان نہیں ہوتا ہے :-

بِاللَّهِ اُغْنِيَهُمْ عَمَّا يَتَّقُونَ وَبِهِ اُسْتَعِينُ : وَهُوَ لِعَمْرِ الْمُتَوَلَّى وَلِعَمْرِ الْمُتَعَلِّقِ :-

ترجمہ :- اے اللہ ہی کی رحمت کی اسی کو بکرتا ہوں۔ جو اسی سے بھتا ہے یا جو اسی سے لگتا ہے۔ اور میں اسی ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔ اور وہ کتنا ہی اچھا ہوگا ہے۔ اور وہ کتنا ہی اچھا مددگار ہے :-

موالید ۶۰

جواب

سوال نمبر 7

— 197

لا فرق

نیز 3 مثال :- نیز 4 اجوف، نیز 5 مضاعف، نیز 6 ناقص، نیز 7 لفیف :-

Scanned by CamScanner

07-01-2015

ترجمہ:- اور ہر مہر سے 9 چیزیں مشتق ہوئی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-
 1۔ ناہنی۔ 2۔ مہر۔ 3۔ امر۔ 4۔ ہنی۔ 5۔ امر فاعل،
 6۔ امر مفعول۔ 7۔ ظرف مکان۔ 8۔ ظرف زمان۔ 9۔ آلہ:-

فکرتہ علی سبعة ابواب:-
 ترجمہ:- پس اسی کتاب کو سات ابواب پر جمع کیا:-

الباب الاول فی الصحيح

الصحيح: هو الذي ليس في مقابلة الفاء والعين واللام
 حرف علة وتضعيف و همزة:- نحو:- الهزب:-
 ترجمہ:- صحیح:- وہ جس میں فاء مکمل کے مقابلے اور عین مکمل کے مقابلے اور لام مقابلے
 میں نہ حرف علت ہو نہ دوئم جنس ہو اور نہ ہمزه ہو:- مثال:- ہزب:-

سوال 8: سات ابواب میں سے سب سے پہلے صحیح باب کو کیوں مقدم کیا؟
 جواب:- پہلا جواب:- اس لیے مقدم کیا کہ صحیح اہل ہوتا ہے۔ نسبت (6) ابواب سے
 کیونکہ صحیح مکمل میں نہ حرف علت ہوتا ہے نہ ہمزه ہوتا ہے نہ دو جنس حرف ہوتے ہیں۔
 اس لیے اس کو مقدم کیا:- صحیح کو:-



دو/اجواب:- اس لیے صحیح کو مقدم کیا کہ صحیح باب
 ہوتا ہے۔ اس لیے صحیح کو مقدم کیا:-

سوال 9: مصنف علیہ الرحمہ نے صحیح کی تعریف عمومی کی ہے۔ حالانکہ تعریف وجودی اہل
 ہوتی ہے۔ اور وجودی تعریف قوی ہوتی۔ یہاں عمومی تعریف کیوں کی؟
 جواب:- تعریف دو طرح کی ہوتی ہے:- 1۔ عمومی اور 2۔ وجودی:- دونوں تعریفیں اُن
 جائز ہیں۔ اس لیے مصنف علیہ الرحمہ نے عمومی تعریف کی ہے:-

تعریف کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری چیز سے الگ کرنا ہے۔ یہاں ہر
 کہ صحیح میں نہ حرف علت ہو اور نہ ہمزه اور نہ دوئم جنس حرف ہوں:- مقصد بانی
 اب اگرچہ یہ تعریف عمومی ہے مگر یہ سب سے پہلے حاصل نہ ہو:-

سوال 10: مصنف علیہ الرحمہ نے لفظ الفاء کو کیوں خاص کیا حروف تہجی میں سے اور عین کو
 کیوں خاص کیا حروف تہجی میں سے اور لام کو کیوں خاص کیا حروف تہجی میں سے۔ کیا
 وجہ ان تینوں حروف کو خاص کرنے کی۔ حروف تہجی تو 29 ہیں۔ ان میں سے
 یہ حروف کیوں چنے؟

جواب: مصنف علیہ الرحمہ نے ان تینوں حروف اس لیے خاں لیا۔ وجہ یہ ہے کہ مخارج کی اہل بنیاد تین مخارج پر ہے۔ 1۔ حلق سے ادا ہوتے ہیں۔ 2۔ اوسط سے ادا ہوتے ہیں۔ 3۔ شفقت سے ادا ہوتے ہیں۔ کہ تینوں مخارج سے ایک ایک حرف چنا ہے۔ "فاء"۔ شفقت سے ادا ہوتا ہے۔ "عین" حلق سے ادا ہوتا ہے۔ "لام" اوسط سے ادا ہوتا ہے۔ اس لیے تینوں حروف کو خاں لیا ہے۔

فَقُلْنَا: الْقَتْرُ مُصَدَّرٌ بِتَوَكُّدٍ مِنْهُ الْأَشْيَاءُ الْمَشْعُورَةُ، وَهُوَ أَهْلٌ فِي الْأَشْتِقَاقِ مِنْهُ الْبَهْرِيُّ، لِأَنَّ مَفْعُولَهُ وَاحِدٌ وَمَفْعُومُ الْفِعْلِ مُتَعَدٍّ لِذَلِكَ لِأَنَّ عَلَى الْحَدِيثِ وَالزَّمَانِ، وَالْوَاحِدُ قَبْلَ الْمُتَعَدِّ :-

ترجمہ:- اس نے کہا۔ قتر بہرہ مصدر ہے۔ اس سے 9 چیزیں پیدا ہوتی ہے۔ اور مصدر اہل ہے۔ مشتقات میں۔ بہرہ یوں کے نزدیک۔ بیشک مصدر کا مفعوم ایک ہے اور فعل کا مفعوم مرکب، متعدد ہے۔ یعنی فعل، دلالت کرتا ہے، معنی اور زمانے پر۔ اور واحد پہلے آتا ہے مرکب سے:-

بہرہ یوں کے نزدیک کیا اہل ہے اور دلائل لکھے جو بہرہ یوں نے دیا، جواب: بہرہ یوں کے نزدیک "مصدر" اہل ہے۔ بہرہ یوں کے دلائل یہ ہے:-
1۔ بہرہ نے کہا کہ مصدر کا مفعوم ایک ہے۔ اور فعل کے مفعوم دو ہیں:-

2۔ بہرہ یوں نے کہا کہ مفرد، مرکب سے پہلے آتا ہے:-

3۔ "وَإِذَا كَانَ أَهْلًا لِلْأَفْعَالِ يَكُونُ أَهْلًا لِمُتَعَلِّقَاتِهَا أَيُّضًا:-
اور جب مصدر اہل ہے۔ افعال کیلئے تو مصدر اس کے متعلقات کیلئے بھی اہل ہو گا:- یعنی:- اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ:-

(2) - وَلَا أَتَى اسْمٌ وَلَا اسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ الْفِعْلِ :-

اور مصدر اسم ہے۔ اور اسم بے پرواہ ہوتا فعل سے:- یعنی اسم اپنا معنی بتانے میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا:- عبارت میں اگر دو اسم آجائیں تو وہ جملہ بن جاتے ہیں۔ اگر دو فعل ایک ساتھ آجائیں۔ تو وہ جملہ بن جاتے ہیں۔ لہذا بہرہ چلا کہ فعل اپنا معنی بتانے میں اسم کا محتاج ہوتا ہے:-

(3) يَقَالُ لَهُ: مُصَدَّرٌ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ مُصَدَّرَةٌ مِنْهُ :-
ان سے کہا جائے کہ "مصدر" کیا ہے۔ مصدر تو اسم ظرف ہے۔ معنی نکلنے کی جگہ ہے۔ بہرہ چلا کہ بیشک افعال اس سے نکلنے ہیں:- مصدر کا معنی نکلنے کی جگہ ہے۔ پھر کیسے فعل اہل ہوا:-

والاشتقاق :- هُوَ أَنْ تَجِدَ بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ تَنَاسُبًا فِي اللَّفْظِ وَالْمَعْنَى
وَقَعُوا عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ :-

ترجمہ :- اشتقاق کی تعریف :-

اشتقاق وہ جو تہ دو لفظ پاؤ۔ اُن میں لفظ اور معنی
کی مناسبت ہو :- اشتقاق کی تین قسمیں ہیں :-

اولیٰ قسم صغیر :- وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي الْحُرُوفِ وَالترْتِيبِ :-
یعنی قسم صغیر :-

وہ صغیر جس میں مشتق منہ اور مشتق میں حروف اور ترتیب کی
مناسبت ہو :-
نحو :- هَرَبَ مِنَ الْهَرَبِ :-

ثانی قسم کبیر :- وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي اللَّفْظِ دُونَ التَّرْتِيبِ :-
دوہی قسم کبیر :-

وہ کبیر جس میں مشتق منہ اور مشتق میں لفظوں میں مناسبت ہو۔
ترتیب میں مناسبت نہ ہو :-
نحو :- جَبَذَ مِنَ الْجَذْبِ :-

ثالثی قسم اکبر :- وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي الْمَخْرَجِ دُونَ الْحُرُوفِ
وَالترْتِيبِ :-

تیسری قسم اکبر :-
وہ اکبر جس میں مشتق منہ اور مشتق میں مخارج میں مناسبت ہو۔
اور حروف اور ترتیب میں مناسبت نہ ہو :-
نحو :- نَعَقَ مِنَ النِّعَاقِ :-

الْمُرَادُ مِنَ الْإِشْتِقَاقِ الْمَذْكُورِ صَاحِبًا إِشْتِقَاقًا صَغِيرًا :-
ترجمہ :- یہاں اشتقاق سے مراد :- اشتقاق صغیر مراد ہے :-

والا 12 :- اشتقاق صغیر کی مراد کیوں لی :- اشتقاق کبیر و اکبر کی مراد نہ لی ؛
جواب :- اشتقاق صغیر کی مراد اس لیے لی کہ یہ کثیر استعمال ہوتا ہے ۔ نسبت کبیر و اکبر
سے :- اور اشتقاق صغیر کی مراد اس لیے لی کہ یہ کثیر استعمال ہوتا ہے ۔ نسبت کبیر و اکبر کی مراد اس لیے :-

قَالَ الْكُوفِيُّونَ : يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْفِعْلُ أَهْلًا لِأَنْ إِعْلَالَهِ مَدَارُ
الإِعْلَالِ الْمَهْدَرُ وَجُودًا وَعُضْمًا :-

ترجمہ:- کو فیوں نے کہا: "مناسب ہے کہ فعل اہل:- بیشک اسکی تعلیل کا سبب ہے:- مصدر کی تعلیل وجود ہو یا عود:-"

الز 13
نواب
کو فیوں کے نزدیک اہل کون ہے، اور کو فیوں کے دلائل لکھئے:-؟
کو فیوں کے نزدیک فعل اہل ہے:- کو فیوں کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:-
دلی دلیل:-

کو فیوں نے کہا: کہ اگر فعل میں تعلیل ہوگی تو مصدر میں بھی ہوگی اگر فعل میں تعلیل نہ ہوگی تو مصدر میں بھی تعلیل نہ ہوگی:-
وجود کی مثال:-

لَعْدٌ، عِدَّةٌ:-
دیکھا، فعل میں تعلیل ہوئی تو مصدر میں تعلیل ہو۔ فعل سبب ہے مصدر کا:-
چور کی مثال:-

قَامٌ، قِيَامًا:-
دیکھا، فعل میں تعلیل ہوئی تو مصدر میں تعلیل ہو:-
عود کی مثال:-

لَوْ جَلَّ وَجَلًا وَّ قَاوَمَ قَوَامًا:-
دیکھا، ان دونوں مثالوں میں فعل کی تعلیل نہ ہوئی تو مصدر میں بھی تعلیل ہو۔
بتہ جلا کہ فعل اہل ہے اور مصدر فرع ہے:-

بصرہ یوں نے کو فیوں کی اس دلیل کو رد کیا۔ اور جواب یہ دیا:-
کہ اگر فعل اہل ہے اور مصدر فرع:- دلیل یہ دی کہ اگر فعل میں تعلیل ہوگی تو مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔ ورنہ نہیں ہوگی:- یہ دلیل درست نہیں ہے۔
حیث قال اس کا مصدر "قَوَا" کہلے۔ اس مثال میں تو فعل میں تعلیل ہوئی اور مصدر میں تعلیل نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا اگر فعل میں تعلیل ہوگی تو مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔ ورنہ نہیں:- اس مثال میں مصدر میں تعلیل کہاں ہے۔ بھائی جان۔
بتہ جلا کہ مصدر اہل ہے۔ اور فعل فرع ہے:-

دوری دلیل:-

مصدر فعل کو ہو کہرتا ہے۔
جیسے:- "فَرَّطْتُ فَرَّطًا:-"

"فَرَّطًا" مصدر فعل کی تاکید بیان کر دیا ہے۔ اور "فَرَّطًا" عبارت میں اہل ہو گیا۔
تاکید فرع ہوتی ہے۔ اور اگر آپ "فَرَّطًا" کی جگہ "فَرَّطْتُ" لکھیں تو معنی وی رہے گا۔
لہذا بتہ جلا کہ "فَرَّطًا" اہل ہو گیا ہے۔ اور تاکید فرع ہوتی ہے۔ اور اسی طرح
"فعل" اہل ہو گیا ہے۔ اور مصدر فرع ہو گیا ہے:-

الفاظ	وزن	باب	ترجمہ
تَرْجَعُ	تَفْعِلُ	هَزَبٌ يَهْزِبُ	لَوْنًا
سَعَاةٌ	مَفْعَلَةٌ	سَمِعَ، يَسْمَعُ	کوشش کرنا۔
مَحْمَدَةٌ	مَفْعَلَةٌ	سَمِعَ، يَسْمَعُ	تعریف کرنا۔
زَهَادَةٌ	فَعَالَةٌ	سَمِعَ، يَسْمَعُ	ہرگز مارنا۔
دَرَايَةٌ	فَعَالَةٌ	هَزَبٌ يَهْزِبُ	جاننا۔
دُخُولٌ	فَعُولٌ	نَهَرَ، يَنْهَرُ	داخل ہونا۔
قَبُولٌ	فَعُولٌ	نَهَرَ، يَنْهَرُ	قبول کرنا۔
جَفِيفٌ	فَعْلٌ	هَزَبٌ يَهْزِبُ	دل کا تھل جانا۔
مَحْضُوْبَةٌ	فَعُوْلَةٌ	كَرُمٌ، يَكْرُمُ	بالوں کا سرخ ہونا۔

سوال نمبر 15: مصدر کس معنی آتا ہے۔ اس کی مثال بیان کریں؟
جواب: مصدر مبالغہ کے معنی آتا ہے۔

جیسے: الشَّهَادَةُ وَالْطَّلَابُ

سوال نمبر 16: ثلاثی مجرد کے مصادر، ان 32 اوزان کے علاوہ اور کسی کسی وزن پر آتا ہے؟
جواب: ثلاثی مجرد کے مصادر، ان 32 اوزان کے علاوہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

سوال نمبر 17: ثلاثی مزید فیہ کے کتنے اوزان ہیں؟ اور کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
جواب: ثلاثی مزید فیہ کے 14 اوزان ہیں:- اور ثلاثی مزید فیہ کے اوزان قیاسی کے مطابق آتے ہیں:- غیر قیاس استعمال ہوتے ہیں:- مگر کبھی کبھار تَفْعِيلُ کا باب "فَعَالٌ" کے وزن پر آتا ہے اور "مَفَاعَلَةٌ" کا باب "مَفْعَلًا" اور "مَفْعَلًا" کے وزن پر آتے ہیں۔ اور "تَفْعِيلُ" کا باب "تَحْمَالًا" کے وزن پر آتا ہے۔ اور "مَفْعَلَةٌ" کا باب "مَفْعَلًا" کے وزن پر خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر 18: مصدر سے کتنے ابواب مشتق ہوتے ہیں؟
جواب: مصدر سے 35 ابواب مشتق ہوتے ہیں:- ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سوال نمبر 19: ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب ہیں:- اور کون کونسے ابواب ہیں؟
جواب: ثلاثی مجرد کے 6 ابواب ہیں:- وہ یہ ہیں:- 1. هَزَبٌ، يَهْزِبُ
2. نَهَرَ، يَنْهَرُ 3. فَتَحَ، يَفْتَحُ 4. سَمِعَ، يَسْمَعُ 5. كَرُمٌ، يَكْرُمُ
6. حَسِبَ، يَحْسِبُ :-

وال نمبر 22 جواب
ابتداء ثلاثی مجرد کے ابواب سے کیوں کی؟
ثلاثی مجرد کے ابواب سے اس لیے ابتداء کی کیوں کثیر استعمال ہوتے ہیں:-
اور اس کے ماہنی میں تین اہلی حروف ہوتے ہیں۔ زائد نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کے ماہنی کے فاء میں خفیف حرکت "فتح" ہوتی ہے۔ کیونکہ کسرہ اور غمہ ثقیل حرکتیں ہیں۔ ثقل سے بچنے کیلئے "شروع" میں فتح لگائی:- اور فاء کلمہ ساکن ہوتا ہے۔ ماہنی۔ اگر ساکن ہو تو ساکن سے ابتداء کیسے ہوگی:- ثلاثی مجرد کے مضارع کا فاء کلمہ ساکن ہوتا ہے۔ اور لام کلمہ مخموم ہوتا ہے۔ اور باقی عین کا اعتبار ہوتا ہے۔ عین کلمہ پر "فتح" بھی آسکتی ہے۔ اور "سورہ" بھی آسکتی ہے۔ اور غمہ بھی آسکتا ہے۔ عین کلمہ کی حرکت تبدیل ہوتی رہتی ہے:-
اس وجہ سے ثلاثی مجرد کے ابواب کو مقدم کیا:-

وال نمبر 23 جواب
ثلاثی مجرد کے پہلے تین ابواب کو اُم ابواب کیوں کہتے ہیں؟
ثلاثی مجرد کے پہلے تین ابواب کو اُم ابواب اس وجہ سے کہتے ہیں:- کیونکہ یہ تین ابواب کثرت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں:- اور ان پہلے تین ابواب کی ماہنی اور مضارع کا عین کلمہ مختلف ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یہ تینوں ابواب کو اُم ابواب کہتے ہیں:-

وال نمبر 24 جواب
کیا باقی تینوں ابواب کثرت کے ساتھ استعمال نہیں ہوتے ہیں۔ دلیل دو؟
ثلاثی مجرد کے باقی تینوں ابواب "اُم ابواب" میں داخل نہیں ہوتے:-
اور ان ابواب کی ماہنی و مضارع میں عین کلمہ کی حرکت ہی ایک جیسی ہے:-
اور "فتح" "یفتح" بھی اُم ابواب میں سے نہیں ہے۔ اور اس باب کے عین اور لام کلمہ میں حروف حلقی کا ہونا ہزوری ہے۔ اگر عین اور لام کلمہ کے حروف حلقی نہ ہوتے یہ باب نہیں ہوگا۔

وال نمبر 23 جواب
آپ نے کہا کہ اگر "فَتَحَ" "يَفْتَحُ" کے باب میں عین اور کلمہ میں حرف حلقی نہ ہو تو یہ باب نہیں آئے گا۔ "زَكَنَ" "يَزْكَنُ" اور "أَلَى" "يَأَلَى" بھی "فَتَحَ" "يَفْتَحُ" سے ہیں۔ ان مثالوں میں حروف حلقی ہمارے ہیں۔ دلیل دو؟
دلیل یہ ہے کہ "زَكَنَ" "يَزْكَنُ" باب "فَتَحَ" "يَفْتَحُ" سے ہے۔ لیکن "زَكَنَ" "يَزْكَنُ" لغت المتداخلة ہے۔ لغت المتداخلة سے مراد یہ ہے کہ ماہنی کسی اور باب کا اور مضارع کسی اور باب کا:- دونوں مل کر ایک باب پر آنا:-
"زَكَنَ" یہ باب "هَنَ" کی ماہنی کا ہے۔ اور "يَزْكَنُ" یہ باب "سَ" کا مضارع کا ہے۔ دونوں مل کر باب "فَتَحَ" "يَفْتَحُ" کے وزن پر آ گیا۔
لیکن آپ نے کہا کہ "فَتَحَ" "يَفْتَحُ" کا باب ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے:-
یہ مثال لغت المتداخلة ہے:-

اور "اَلِیَّ یَاۤیَی" بھی "فَتَحَ یَفْتَحُ" کے باب سے نہیں ہے بلکہ یہ مثال
شاذ ہے:-

سوال نمبر 26 "بَعِی، یَبْعِی، وَفَنِ، یَفْنِی، وَفَلِ، یَفْلِی" یہ بھی مثالیں "باب ف" سے ہیں:- ان مثالوں میں "حرف حلقی" کہاں ہے:- دلیل دو؟
جواب:- مذکورہ مثالیں بھی باب "ف" سے ہیں:- لیکن "بَعِی طِی" کی لغت ہے "بَعِی طِی" کی لغت سے مراد یہ ہے اگر کمرہ کے بعد "ی" آئے۔ تو "بَعِی طِی" کے لوگ اس کمرہ کو فتح سے بہ لیتے تھے:- اب ان مذکورہ مثالیں اصل میں "بَعِی، یَبْعِی، وَفَنِ، یَفْنِی، وَفَلِ، یَفْلِی" تھے:- "بَعِی طِی" کے لوگوں نے کمرہ کو فتح سے بدلا تو "یَفْنِی" و "یَفْلِی" ہو گئے۔ آپ نے کہا کہ یہ مثالیں باب "ف" سے ہیں:- لیکن ایسا نہیں ہے:-

سوال نمبر 27 ثلاثی زید فیہ کے کتنے ابواب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں؟ یہ سوال نہیں ہے:-

سوال نمبر 28 باب "کَرَمٌ یُکْرَمُ" کیا یہ اُمّ الالباب میں سے نہیں ہے؟ کیوں:-
جواب:- باب "کَرَمٌ یُکْرَمُ" یہ اس وجہ سے اُمّ الالباب میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی بات:- یہ ہے کہ یہ اُمّ الالباب میں سے نہیں ہے:- اور دوسری بات:- یہ کسی میں نہیں آتا ہے۔ مگر یہ طبیعت کیلئے آتا ہے:- اور صفات کیلئے آتا ہے:-

سوال نمبر 29 باب "حَبٌ یُّحَبُّ" کیا یہ اُمّ الالباب میں سے نہیں ہے۔ کیوں؟
جواب:- باب "حَبٌ یُّحَبُّ" اس وجہ سے اُمّ الالباب میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی بات:- یہ ہے کہ یہ کم استعمال ہوتا ہے:-

سوال نمبر 30 ثلاثی زید فیہ کے کتنے ابواب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں؟

وزن	باب	وزن	باب
افعال	اِحْرَام	افتعال	اِحْتَقَر
تفعیل	قَطَعَ	استفعال	اِسْتَخْرَجَ
مفاعلة	قَاتَلَ	افعیعال	اِحْشَوْنِ
تفعل	تَفَضَّلَ	افعووال	اِحْلَوَا
تفاعل	تَهَارَبَ	افعال	اِحْمَر
انفعال	اِنْهَرَفَ	افعیلال	اِحْمَل

سوال نمبر 28: اَحْمَر، اَحْمَار کی اہل کیا ہے؟
جواب: 'اَحْمَر' اہل میں 'اَحْمَر' تھا۔ پھر دو لٹوں کا ادغام کیا۔ دو لٹوں کے جوف ایک جنس ہونے کی بناء پر ادغام کیا۔ تو 'اَحْمَر' ہو گیا۔

اور 'اَحْمَار' کی اہل 'اَحْمَار' تھا۔ پھر دو لٹوں کا ادغام کیا۔ دو لٹوں کے جوف ایک جنس ہونے کی بناء پر ادغام کیا۔ تو 'اَحْمَار' ہو گیا۔

سوال نمبر 29: 'اَرْحَوِی' کی اہل کیا ہے۔ اور اس میں ادغام کیوں نہیں کیا؟ جواب دیں؟
جواب: 'اَرْحَوِی' اہل میں 'اَرْحَوِو' تھا۔ پھر ناقص ماقاعدہ ہے کہ کہ 'و' واؤ ہو جاتی جگہ یا اس سے آگے واقع ہو تو اُسکو 'واؤ' کو 'یا' سے بہ لانا واجب ہے۔ اس قاعدہ کے تحت آخری 'واؤ' کو 'یا' سے بہ لانا۔ تو 'اَرْحَوِی' تھا۔
ان دو لٹوں 'واؤ' میں ادغام اس وجہ سے نہیں کیا۔ کہ ادغام کی کچھ شرائط ہیں:-
اُن شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ باب 'اَفْعَلَال' کے دو لٹوں 'واؤ' نہ ہوں۔ اسی شرط کو قیاس کرتے ہوئے 'واؤ' کا اُس میں ادغام نہیں کیا۔

سوال نمبر 30: رباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں:- اور کون کون سے ہیں؟
جواب: رباعی مجرد کا ایک باب ہے:- وہ یہ ہے:-
فَعْلَلَة جیسے 'دَرَج'۔

سوال نمبر 31: رباعی زید فیہ کے کتنے ابواب ہیں:- اور کون کون سے ہیں؟
جواب: رباعی زید فیہ کے 3 باب ہیں:- وہ یہ ہیں:-

نمبر 1:- **اَفْعَلَال**:- جیسے:- 'اَحْرَجْ نَجْم'۔

نمبر 2:- **اَفْعَلَال**:- جیسے:- 'اَقْشَعْر'۔

نمبر 3:- **تَفَعَّل**:- جیسے:- 'تَدْرَج'۔

سوال نمبر 32: ملحق برباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں:- اور کون کون سے ہیں؟
جواب: ملحق برباعی مجرد کے 6 ابواب ہیں:- وہ یہ ہیں:-

وزن	باب	وزن	باب
فَعْلَلَة	شَمَلَل	فَعْلَلَة	جَهْوَر
فَوَعْلَلَة	حَوَقَل	نَعْلَلَة	قَلَس
فِیْعَلَلَة	بِیْطَر	فَعْلَلَة	مَلَس

وال 33 جواب :- ملحق برہائی زیدنیہ کے کتنے ابواب ہیں اور کون کون سے ہیں؟
ملحق برہائی زیدنیہ کے 5 ابواب ہیں :- اور وہ یہ ہیں :-

نمبر 1 :- تَفَعَّلَ :- جیسے :- تَجَلَّبَبَ :-

نمبر 2 :- تَفَوَّعَلَ :- جیسے :- تَجَوَّابَ :-

نمبر 3 :- تَفَاعَلَ :- جیسے :- تَشَاطَفَ :-

نمبر 4 :- تَفَعَّوَلَ :- جیسے :- تَرَاهَوَلَ :-

نمبر 5 :- تَمَفَّعَلَ :- جیسے :- تَمَسَّكَنَ :-

ثلاثی مجرد کے 6 ابواب :- ملحق اخر نجم کے 2 ابواب :-

ثلاثی زیدنیہ کے 12 ابواب :-

رباعی مجرد کے 1 ابواب :-

رباعی زیدنیہ کے 3 ابواب :-

ملحق برہائی مجرد کے 6 ابواب :-

ملحق برہائی زیدنیہ کے 5 ابواب :-

لوٹل :- 35 ابواب ہوئے :-

تکلیف بالحقیر

19-01-2015

فصل فی الماہی "یہ خبر ہے پیشہ اعجاز ہے"

سوال نمبر 34 ماہی کے تو "18" لیغ ہونے چاہیے :- لیکن "14" لیغ کیوں؟
جواب - قیاس کے مطابق تو "18" لیغ ہونے چاہیے :- لیکن "4" لیغ استعمال نہیں ہوتے ہیں :- سماجی طور پر :-

سوال نمبر 35 ماہی مبنی کیوں ہے :- عرب کیوں نہیں ہے؟
جواب - ماہی مبنی اس وجہ سے ہے۔ کیونکہ ماہی موجب اعراب سے خالی ہوتا ہے۔ یعنی وہ عوامل سے خالی ہے جو اعراب کو واجب کر دے۔ نہ نصب والے عوامل داخل ہیں نہ لغز والے عوامل داخل ہیں :- نہ جر والے عوامل داخل ہیں :- اس وجہ سے مبنی ہے :-

سوال نمبر 36 ماہی مبنی ہے۔ مبنی اہل سکون ہے۔ ماہی حرکت کیوں ہے۔ مبنی ہے تو؟
جواب - اور عرب مبنی اہل حرکت ہے :-
ماہی مبنی ہے۔ اور اس پر حرکت اسم فاعل کی مشابہت کی وجہ سے حرکت دی کیونکہ اسم فاعل نکرہ کیلئے ہفت واقع ہوتی ہے۔ اس مشابہت کی وجہ سے ماہی پر حرکت دی۔ کیونکہ کبھی کبھا، ماہی بھی نکرہ کیلئے ہفت واقع ہوتی ہے۔
جلسہ :- خراث برجل غزب و غزب :-
اس مثال میں غزب نکرہ کی ہفت واقع ہو رہی ہے :-

سوال نمبر 37 عرب کی مشابہت پر اعراب دیا۔ لیکن حرکت میں سے فتح کیوں دیا؟
جواب - فتح اور کسرہ کیوں نہیں دیا؟
ماہی پر فتح اس وجہ سے دیا :- کیونکہ فتح سکون کا بھائی ہے۔ اس طرح کہ فتح الف جانتا ہے۔ اور الف ساکن ہوتا ہے۔ اس سکون کی مشابہت کی وجہ سے ماہی پر فتح دیا :-

سوال نمبر 38 ماہی عرب کیوں نہیں ہے اور مضارع عرب کیوں ہے "۱۱" مبنی کیوں ہے :-
جواب - ان تینوں کی وضاحت فرمائیے :-

ماہی عرب اس وجہ سے نہیں کہ ماہی اسم فاعل کی مشابہت کی وجہ سے حرکت دی۔ عرب اس وجہ سے نہیں کہ ماہی اسم فاعل کے مشابہت ہے۔ لیکن اسم فاعل ماہی سے فعل نہیں لے رہا ہے۔ مشابہت ناقص ہوئی، مشابہت نامکمل نہیں ہوئی :- مشابہت ناقص کی وجہ سے ماہی کو مبنی کہا عرب نہیں لگا :- اس قلیل عمل کی وجہ سے ماہی عرب نہیں ہے بلکہ ماہی مبنی ہے :-

مضارع معرب کیوں:-

مضارع معرب اسی وجہ سے ہے:-

پہلی صورت:-

یہ ہے کہ اسم فاعل مضارع سے عمل حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں دو زمانہ مانعنی پایا جاتا ہے۔ ایک مستقبل کا اور دو حال کا مضارع نے اپنا حال والا معنی اسم فاعل کو دیا اس لئے غرض اسے امراب دیا گیا۔ اور اسکو معرب قرار دیا گیا:-
دوسری صورت:-

یا اسے اسم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت ہونے کی وجہ سے مضارع کو اسم کے ساتھ زیادہ مشابہت ہونے کی وجہ سے مضارع کو معرب کہا گیا ہے:-
اسم کے ساتھ کتنی مشابہت ہے:-

اسم کے ساتھ مشابہت کی 4 'لمورثی' ہیں:-

نمبر 1:-

حرکات و سکونات کا ایک جیسا ہونا:-

نمبر 2:-

نکرہ کی صفت واقع ہونا:-

نمبر 3:-

مبتدأ کی خبر واقع ہونا:-

نمبر 4:-

شروع میں لام 'ابتداء' کا ہونا:-

مذکورہ چاروں باتیں مضارع میں پائی جاتی ہیں۔ اسی لئے مضارع معرب ہوتا ہے۔ ان چاروں باتوں میں سے بعض باتیں ماضی میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ لہذا فعل کو اسم کے ساتھ کم مشابہت ہے۔ اس قلیل مشابہت کی وجہ سے ماضی معرب نہیں ہوتی ہے:-
اسم کے بارے:-

اسم بنی ہے۔ معرب نہیں ہے۔ اس وجہ سے کیونکہ امر اسم فاعل کے مشابہت نہیں ہے۔ اور حرکات و سکونات میں بھی مشابہت نہیں ہے۔

نحو:- الجزب، ضارب:-

مذکور مثالوں میں نہ حرکت کے مشابہت ہے۔ نہ سکونات کے مشابہت ہے:- اس وجہ سے 'امر' بنی ہے:-

ماہی کے آخر میں 'الف' واؤ 'نون' کا اہناف کیوں کیا؟

سوال نمبر 39

الف :-

جواب

ماہی کے آخر میں الف اس وجہ سے بڑھایا کہ 'نصما' تثنیہ پر دلالت کرے۔

واؤ :-

ماہی کے آخر میں واؤ اس وجہ سے بڑھایا کہ 'نھموا' جمع پر دلالت کرے۔

نون :-

ماہی کے آخر میں نون اس وجہ سے بڑھایا کہ 'نھن' پر دلالت کرے۔

'نھن' کے 'ب' پر لہجہ کیوں دیا؟ 'نھن' میں 'ب' پر فتنی جمع میں لہجہ کیوں دیا؟

سوال نمبر 40

جواب

'نھن' کے 'ب' پر لہجہ اس وجہ سے دیا۔ کیونکہ 'و' کا مقابل 'ب' ہے۔ واؤ کی

مناسبت کی وجہ سے لہجہ دیا۔ کیونکہ واؤ کا مقابل لہجہ چاہتا ہے۔ اس وجہ سے لہجہ

دیا۔

ٹھیک ہے آپ نے 'نھن' کے 'ب' پر لہجہ واؤ کی مناسبت کی وجہ سے دیا۔ لیکن آپ

نے 'نھن' کی 'یم' پر لہجہ کیوں نہیں دیا کیونکہ واؤ کی مقابل 'یم' ہے۔ اس پر لہجہ

کیوں نہیں دیا؟

'نھن' کی 'یم' پر لہجہ اس وجہ سے نہیں دیا کیونکہ 'نھن' کا مقابل 'یم' نہیں

جواب

ہے۔ اس کا مقابل 'ی' ہے۔ کیونکہ 'نھن' کی اہل 'نھن' ہے۔ اس کی 'ی'

تعلیل کی وجہ سے گر گئی۔

ٹھیک ہے آپ نے کہا کہ 'نھن' کی 'یم' کا مقابل نہیں ہے اس وجہ سے لہجہ نہیں دیا۔ لیکن

سوال نمبر 42

'نھن' کا 'ہن' کا مقابل نہیں ہے۔ پھر اس پر لہجہ کیوں دیا؟

'نھن' کا مقابل 'ہن' نہیں ہے۔ لیکن 'نھن' کی اہل 'نھن' ہے۔

جواب

ٹھیک ہے۔ آپ نے جمع کے پیغم میں 'و' اس وجہ سے بڑھایا کہ جمع پر دلالت کرے۔

سوال نمبر 43

لیکن آنے آخر میں الف کیوں لکھا؟

جمع کے آخر میں 'الف' اس وجہ سے بڑھایا کہ 'و' عاطفہ اور 'و' جمع میں

جواب

فرق ہو جائے۔

حیض - حضرت قتل :-

اس مثال میں 'حضر' کو کیا تسلیم کرتے:-

آیا کہ یہ 'حضر' جمع کا صغیر ہے۔ یا معطوف الیہ ہے۔ اس التباس کی مہورت سے

بچنے کیلئے 'الف' کا اہناف کیا۔

دو/کا وجہ :-

دو/کا وجہ یہ کہ "و" جمع اور "و" واحد کے درمیان فرق کرنے کیلئے
"الف" کا اضافہ کیا :-

جیسے :- **لَنْ يَدْعُوْا وَّ لَنْ يَدْعُوْا**

اگر اس مثال میں "الف" کا اضافہ نہیں کرتے تو البتہ اس میں پیدا ہوتا کہ واحد
کون ہے اور جمع کون ہے۔ اس وجہ سے "الف" کا اضافہ کرتے ہیں :-

حضرت میں آنے نہ کیوں لائی ہے؟

حضرت میں نہ برہانے کی دو وجوہات ہیں :- وہ یہ ہیں :-
پہلی وجہ :-

مخرج ثانی کی رعایت کرتے ہوئے۔ کیونکہ مخرج کی اہل میں ہیں۔
اور نہ درمیان سے ادا ہوتا ہے۔ اسی درمیان کی رعایت کرتے ہوئے نہ
کا اضافہ کیا :-

دو/کی وجہ :-

تخلیق میں ٹوٹ ثانی ہے۔ جسے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
پہلے پیدا ہوئے۔ اور بعد میں حضرت حوا علیہا السلام سے پیدا ہوئی :-
جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہے :- **خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَكُمْ**
اس کی رعایت کرتے ہوئے حضرت میں نہ کا اضافہ کیا :-

نوٹ :- حضرت میں نہ ہمیر کی نہیں ہے۔ اس کا اختلاف آئے
آئے گا :-

حضرت سے بلکہ حضرت تک ان تمام ہیغوں میں آپ نے ب کو ساکن کیوں کیا
اس سے پہلے تمام ہیغوں کو حرکت دی۔ یہاں پر ساکن۔ کیوں؟
اس وجہ سے ساکن کیا کہ متوالیات کا جمع ہونا جائز نہیں ہے۔ یعنی ب کو حرکت دینا
اسی سے بچنے کی وجہ سے ب کو ساکن کیا :-

حضرت میں جو ہمیر ہے یہ کلمہ نہیں ہے بلکہ یہ جز ہے ہمیر مرفوع متصل ماعطف
نہیں کر سکتے۔ اگر کرنا چاہتے ہو تو ہمیر مرفوع منفصل ذکر کر پھر تاکید بیان کر سکتے ہیں
ور نہ نہیں :-

جیسے :- حضرت وزید :-
اس میں کہا جائے گا :- بلکہ

حضرت انت وزید :- کہا جائے گا :- یہ مثال صحیح ہے :-

لغز 46 آپ یہاں پر کہا کہ متوالیات کا جمع کرنا جائز ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا
میں نے درج حرمت دی۔ یہ کیوں؟

اب جی متوالیات حرمت کا جمع کرنا جائز ہے۔ اس سے بچنے کیلئے تو وہاں پر اب
کو ساکن کیا۔ لیکن فرمایا میں نے متحرک نہیں ہے۔ یہ تہہ سکون کے حکم
میں ہوتی ہے۔

جیسے۔ زَمَنًا یہ اہل میں زَمِنًا تھا۔ پھر یاد متحرک ماقبل
مفتوح ہونے کی وجہ سے یاد کو الف سے بدلا۔ تو زَمَنًا ہو گیا۔ اس مثال کا الف
کہاں گیا۔

جواب:- الف اجتماع ساکن کی وجہ سے گرائید کیونکہ تہہ ساکن تھی۔
اس وجہ سے الف گرایا۔

تو زَمَنًا ہو گیا۔

زَمَنًا پر عارضی حرکت ہوتی ہے:-

ردی لغات والے زَمَنًا کو زَمَنًا پڑھتے

ہیں:-

لغز 47 فَرْبُك میں متوالیات حرمت کیوں؟
اب فَرْبُك میں جو بٹ گھنیر ہے وہ ایک الگ لکھ ہے۔ اس کا کوئی تعلق
ہیں۔ کیونکہ مفعول فہند ہوتا ہے:-

لغز 48 فُطْرِد میں بھی چاروں حرف متحرک ہیں یہ کیوں؟
اب فُطْرِد میں چاروں حروف متحرک ہیں:- فُطْرِد کی اہل فُطْرِد
ہے:-

جیسے:- فُطْرِد کی اہل فُطْرِد ہے:-

ان مثالوں کا الف قہر کی

وجہ سے گرا دیا گیا:-

وال 48 فَرْبُن میں تہہ کو حذف کیوں کیا؟
اب فَرْبُن میں تہہ کو حذف اس وجہ سے کیا۔ اگر تہہ کو حذف نہیں کرتے تو دونوں
علامتیں تائید جمع ہوتی۔ اور فعل بدلے سے ثقیل ہے۔ اگر دونوں علامتیں جمع ہو جائیں
تو اور ثقل پیدا ہوگی۔ اس ثقل سے بچنے کیلئے تہہ کو حذف کیا۔
قاعدہ کلیہ:-

اگر تائید کی علامتیں ایک جنس کی جمع ہو جائیں تو ایک علامت
کو گرا دیا جاتا ہے:-

جیسے:- سَلَمَات اس مثال میں تہہ کو حذف کیا۔

کیونکہ دونوں علامتیں ایک جیسی تھی:-
اگر دونوں علامتیں مختلف ہوں تو وہاں پر نہیں گراتے ہیں:-

جیسے:- جیلیاں

اسی مثال میں دونوں علامتیں مختلف ہیں۔ اس وجہ سے حذف نہیں کیا۔

نوٹ:- مذکورہ قاعدہ صرف اسماء میں لگے گا۔ افعال میں نہیں۔ کیونکہ افعال پہلے سے ثقیل ہیں:-

وال ۶۹: تثنیۃ مذکر حاضر اور تثنیۃ مؤنث حاضر ان دونوں کے پیچھے ایک جیسے کیوں لائے؟
جواب: تثنیۃ مذکر حاضر اور تثنیۃ مؤنث حاضر ان دونوں کے پیچھے اس وجہ سے ایک جیسے لائے:- کیونکہ تثنیۃ کے پیچھے کمر استعمال ہوتا ہے:- اس قلت کی وجہ سے دونوں ایک پیچھے رکھے:-

وال ۷۰: "هَٰؤُلَاءِ" میں "ت" ہنسی ہے۔ اور یہ "م"۔ یہ کہاں سے آئے؟
جواب: "هَٰؤُلَاءِ" میں "ت" ہنسی ہے:- باقی "م"۔ یہاں ان کے لائے کی وجوہات یہ ہیں:-
م لائے کی وجہ:-

م لائے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم "م" کو نہیں لائے تو "هَٰؤُلَاءِ" ہو جاتا۔
پھر اس الف کا اور الف اشباع کا التباس آ جاتا۔ اس التباس سے بچنے کیلئے ہم نے "م" کا اضافہ کیا۔

جیسے:- ایک عورت نے شاعر کو کہا:-

أَخَوْتُ أَخَوْتُ مَخَازِرَهُ وَخَلَّكَ
وَحَيَاتُ الْإِلَهِ فَكَيْفَ أَنْتَا
فَإِنَّكَ هُنَا بِالرِّزْقِ حَتَّى
تَوْفَى كُلَّ نَفْسٍ مَّا نَهَمْتَا:-

الف اشباع سے مراد:-

اس مراد یہ ہے کہ عربی لوگ میں واحد کے آخر میں کچھ نہیں ہیں۔ پھر وہ "الف" کی صورت ہو جاتی ہے:-

جیسے:- مذکورہ مثال میں "انتا، نہمنا

یہ دونوں پیچھے واحد ہیں۔ لیکن عربی لوگوں نے کچھ "تو" الف کی صورت ہوئی:-
اسکو الف اشباع کہتے ہیں:-

وال ۷۱: اخبارات کے پیچھے کیوں ایک جیسے رکھے؟
جواب: اخبارات کے پیچھے اس وجہ سے ایک جیسے رکھے:- کیونکہ مخاطب کو بتانے کے لئے یہ یا مؤنث مخاطب:- اگر الف پیچھے رکھتے تو بہت پیچھے ہو جاتے:-

الز 52: 'فَرَضْنَا' میں میم کو خاں کیوں کیا گیا۔ دوسرے حروف کو کیوں نہیں لایا گیا؟
 جواب: 'فَرَضْنَا' میں میم کو اس وجہ سے بڑھایا کہ ہمیں فروع منفصل کی ہمیں 'اَشْتَمَا' ہے۔
 اس ہمیں کی مشابہت کی وجہ سے میم کو لایا گیا۔ اور 'اَشْتَمَا' میں میم کو کیوں لایا؟
 فروع میں میم ثاء کے قریب ہے۔ اس وجہ سے میم لایا گیا۔ اور
 وہ 'فَرَضْنَا' کے ابتداء ہے۔

الز 53: 'فَرَضْنَا' اور 'فَرَضْنَا' اور 'فَرَضْنَا' میں 'ت' پر لکھ کیوں دی؟
 جواب: ان لکھوں میں لکھ اس وجہ سے دیا کہ فاعل کی لکھ میں ہے۔ اور فاعل
 فروع ہوتا ہے۔ اس وجہ سے 'ت' کو 'لکھ' دیا۔

الز 54: 'فَرَضْنَا' میں 'ت' کو فتح کیوں دیا اور 'فَرَضْنَا' میں 'ت' کو کسرہ کیوں
 دیا۔ حالانکہ یہ ہمیں بھی فاعل ہی ہیں؟
 جواب: 'فَرَضْنَا' میں 'ت' کو فتح۔

فَرَضْنَا میں 'ت' کو فتح اس وجہ سے دیا کہ اگر 'ت'
 کو لکھ دیتے تو متعلم کے ساتھ التباس ہو جاتا۔ اس التباس سے پختہ کلمہ
 'ت' کو فتح دیا۔ اگر کسرہ دیتے تو واحد ٹونٹ جاز کے لکھ کے ساتھ التباس
 ہو جاتا۔ اس التباس سے پختہ کلمہ بھی کسرہ دیا۔

الز 55: 'فَرَضْنَا' میں 'ت' کو کسرہ دیتے اور 'فَرَضْنَا' کی 'ت' کو فتح دیتے۔ ایسا
 کیوں نہیں کیا؟
 جواب: 'فَرَضْنَا' میں 'ت' کو فتح اس وجہ سے دیا۔ وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔
 پہلی وجہ۔

یہ ہے کہ فتح خفیف حرکت ہے۔ اور کسرہ ثقیل حرکت ہے۔
 خفیف حرکت 'فَرَضْنَا' میں اس وجہ سے دی کہ 'فَرَضْنَا' پہلے آیا ہے۔ اور 'فَرَضْنَا'
 بعد میں آیا ہے۔ پہلے کی رعایت کرتے ہوئے فتح دیا۔
 دوسری وجہ۔

کہ تخلیق میں مذکر پہلے ہے۔ اور ٹونٹ بعد میں ہے۔ اس کی بھی
 رعایت کرتے ہوئے 'فَرَضْنَا' کو فتح دیا۔

الز 56: 'فَرَضْنَا' میں میم کو کیوں خاں کیا۔ اور آپ نے جمع کلمے 'واو' اور 'الف' رکھا
 تھا۔ لیکن واو اور الف کہاں گئے۔ میم کیوں آئی؟
 جواب: 'فَرَضْنَا' میں میم 'فَرَضْنَا' کی مشابہت کی وجہ سے لایا۔ اور 'فَرَضْنَا'
 اہل میں 'فَرَضْنَا' ہے۔

اہم قاعدہ کلیہ :-
اہم قاعدہ کلیہ ہے کہ اہم کے آخر میں واؤ ماقبل

مضموم نہیں آسکتے :-
جیسے :- ¹لَو کی جمع :- ²اَدْلُو ہے :-

اس مثال میں واو ماقبل مضموم آیا۔ تو یہ صحیح نہیں تھا۔ اور "واؤ" جو تھی جگہ واقع ہوئی تو واؤ کو یا سے بدلا۔ اور "ی" ماقبل کسرہ چارتا۔ تو ماقبل کو کسرہ دیا۔ ثواب "ی" پر نہ تھیل تھی۔ تو "یا" کی حرکت کو حذف کیا۔ تو ³اَدْلُو ہو گیا :-

یہ قاعدہ اہم میں ہوتا ہے۔ لیکن ⁴ہُنْزِ بَقْمُو "فعل" ہے۔ یہاں "و" کو کیوں حذف کیا؟

⁵ہُنْزِ بَقْمُو "میم" اسم کی حرکت میں سے ہے :- اس قاعدہ کو تیس کرتے ہوئے "و" کو حذف کیا۔

جمع کے آخر میں الف کیوں لایا

اس وجہ سے لایا کہ الف اشباع سے بچنے کیلئے۔ اب یہاں ہ الف اشباع والی صورت بھی ہیں۔ تو الف کو حذف کیا :- تو

⁶ہُنْزِ بَقْمُو ہو گیا۔

⁷ہُنْزِ بَقْمُو "میں" واؤ کو حذف کیوں نہیں کیا؟

⁸ہُنْزِ بَقْمُو "میں" واؤ کو حذف اس وجہ سے نہیں کیا۔ کہ وہ آخری میں نہیں ہے۔ بلکہ درمیان میں آیا ہے۔ اور وہ اہم کا قاعدہ آخر میں لگتا ہے نہ کہ درمیان میں :-

⁹ہُنْزِ بَقْمُو "میں" لون کو مشدّد کیا۔ ¹⁰ہُنْزِ بَقْمُو "میں" علاوہ۔ ایسا کیوں؟

¹¹ہُنْزِ بَقْمُو "میں" لون مشدّد کی دو صورتیں ہیں :- وہ مندرجہ ذیل ہیں :-
پہلی صورت :-

¹²ہُنْزِ بَقْمُو "کی اہل" ¹³ہُنْزِ بَقْمُو "میں" پھر میم کا لون میں ادغام کیا۔ کیونکہ میم لون کے قریب خرّج ہے :- اس وجہ سے ادغام کیا :-

دوئی صورت :-

¹⁴ہُنْزِ بَقْمُو "کی اہل" ¹⁵ہُنْزِ بَقْمُو "میں" ارادہ کیا گیا کہ لون کا ماقبل ساکن کیا جائے۔ تاکہ تمام لون نساء کے موافق ہو :-

اگر ماقبل کو ساکن کیا جائے۔ تو اجتماع ساکنین آجائے گا۔ یہ جائز نہیں ہے :-
ناء کو حذف کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ناء، ناء مخاطبہ ہے :-

اب جائے تو کہاں جائے۔ لون کا ماقبل، بحالت میں ساکن کرنا ہے۔ "ناء" ساکن بھی نہیں ہو سکتی ہے اور نہ "ناء" کو حذف کر سکتے ہیں :- اب کیا کرے؟

تو پس بیچ میں ایک دورا لون ساکن داخل کیا۔ اب لون داخل کیا تو پھر لون کا لون میں ادغام کیا۔

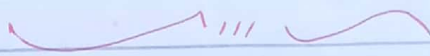
بیچ میں دورا لون کیوں لایا۔ کوئی دورا حرف کیوں نہیں لایا؟
اسی وجہ سے لون لایا۔ کیونکہ لون، لون کے قریب ہے۔ اسی مناسبت کی وجہ سے لون لایا۔

فہرست میں ت کو خاں کیوں کیا، اسکی ہمیر رفوع منفصل ہے انا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ان تین حروف میں سے کوئی حرف لائے۔؟
فہرست میں ت کو اس وجہ سے خاں کیا۔ کہ اگر انا میں سے فہرست میں ت کی جگہ ہمیر اور الف لائے گے تو تینہ نہ کرے ساتھ البتاس ہو جاتا۔ اسی البتاس سے بچنے کیلئے ہمیر اور الف نہیں لایا۔
اگر فہرست میں ت کی جگہ لون لائے تو فہرست کے ساتھ البتاس ہو جاتا۔ پھر اسی البتاس سے بچنے کیلئے ن کو نہیں لایا۔
ت کو لانے کی خاطر وجہ۔

یہ وجہ ہے کہ فہرست سے لیکر آخر تک ت آرہی تھی۔
اسی مناسبت کی وجہ سے ت کو لایا۔

فہرست کے آخر میں ت کیوں بڑھایا؟
فہرست کے آخر میں ن اسی وجہ سے بڑھایا کہ اس کی ہمیر رفوع منفصل تین ہے۔ اور تین کے پہلے ت کی منشا جمع کی بناء پر لون کو لایا۔ اور اگر اس کے آخر میں الف نہیں لائے تو فہرست کے ساتھ البتاس ہو جاتا۔ اسی البتاس سے بچنے کیلئے اسی کے آخر میں الف بڑھایا۔

تمت بالخير



ضمائم کا بیان

- وال 62: ہنیر میں کس پر داخل ہوتی ہیں؟
جواب: ہنیر میں مائیں اور اسکی ہینوں پر داخل ہوتی ہیں۔
ہینوں سے مراد: شبہ فعل و غیرہ پر داخل ہوتی ہیں۔
- وال 63: ہنیروں کے کتنے ہیغ ہیں؟
جواب: ہنیروں کے 60 ہیغ ہیں۔
- وال 64: ہنیروں کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟
جواب: ہنیروں کی اہل 3 ہے۔ 1 مرفوعہ، 2 منہوبہ، 3 مجرورہ،
پھر ان تینوں قسموں کی 2، 2، 2 قسمیں کی۔ تو 6 ہو گئیں۔
1 مرفوعہ متفہل، 2 مرفوعہ منفہل، 3 منہوبہ متفہل،
4 منہوبہ منفہل، 5 مجرور متفہل، 6 مجرور منفہل۔
ان 6 قسموں میں سے مجرور متفہل کو نکالنا تو اب 5 قسمیں ہو گئیں۔
- وال 65: مجرور متفہل کو کیوں نکال دیا گیا؟
جواب: اس لیے نکال دیا گیا کہ متفہل کی یہ شان ہے کہ متفہل پہلے بھی آتا ہے اور
بعد میں بھی آتا ہے۔ اور مجرور کی بھی یہ شان ہے کہ مجرور آخر جز سے
پہلے نہیں آتا۔
جیسے: **نزلت زید**۔ ایسا نہیں کہا جاتا۔ کیونکہ حرف
جر مجرور سے پہلے آیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ مثال غلط ہے۔ بلکہ
نزلت زید۔ اس طرح کہنا درست ہے۔
اس وجہ سے ہنیر میں سے مجرور متفہل کو نکال دیا۔
- وال 66: ان 5 قسموں میں 60 ہیغ ہنیر کے کیسے بنا؟ تفہیل سے کیا لڑی؟
جواب: ہنیر مرفوعہ متفہل کے ہیغ۔
ہنیر مرفوعہ متفہل کے 12 ہیغ ہیں۔ اہل 18
ہیغ ہیں۔ 6 ہیغ مناسبت کے اور 6 ہیغ حال کے اور
6 ہیغ متکلم کے تو کل 18 ہیغ ہو گئے۔
اب مناسبت کے ہیغ 5 کر دیے گئے۔ تثنیہ کو 1 کر دیا۔ کیونکہ
پہلا جواب۔
تثنیہ کے ہیغ کمر استعمال ہوتے ہیں۔
دو را جواب۔
دونوں تثنیہ کے ہیغ میں شراقت ہے۔
ان وجہ سے ایک ہیغ کر دیا۔

پھر خانہ کے لیے 5 آدھے گئے۔ تینہ کو 1 ہیخ کر دیا گیا۔
پھر 6 ہیخوں سے 2 آدھے گئے۔

واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کو ایک ہیخ کر دیا گیا۔ اور
تینہ مذکر، تینہ مؤنث اور جمع مذکر، جمع مؤنث کو بھی ایک ہیخ کر دیا گیا۔

کیونکہ بولنے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ آواز کسی کی ہے یا کسی کے
یہ یا مؤنث، تینہ ہے یا جمع یا واحد۔ مخاطب کو پتہ ہوتا ہے۔
پتہ ہونے کی وجہ سے 2 ہیخ کر دیے گئے۔

اب ہمیں رُفوع متہیل کے کل ہیخ 12 ہو گئے۔ اب اسی طرح، اقسام کے
12 ہیخ ہو گئے۔
تو ٹوٹل ہیخ 60 ہو گئے۔

ان ہمنیروں - رُفوع متہیل، رُفوع منہیل، منہوب متہیل، منہوب منہیل
مجرور متہیل کے کون کون سے ہیخ ہیں۔ وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔
رُفوع متہیل کے ہیخ۔

رُفوع متہیل کے ہیخ - هو، الف تینہ، و، جمع
ہی، واحد مؤنث، هما، تینہ مؤنث ن، شو، ت، تما، تم
ت، تما، تین، ت، نا۔
رُفوع منہیل کے ہیخ۔

هو، هما، ہم، کی اہل۔
هو، هوا، هوو، انکی اہل ہے۔
پھر، ہا، ہم، کیسے ہے۔

ہم۔ اسکی اہل، هو، ہے۔ پھر آخر میں دو، جمع ہو گئے۔
آخر میں دو، واو جمع، ہونا ناجائز ہے۔ تو پہلی واو کو نیم سے بدلا۔ تو
ہموا ہو گیا۔ اب اسم کے آخر میں و، ناقابل مہموم جمع، پس ہو سکتے تو، و، کو
حذف کیا۔ تو ہم ہو گیا۔

ہما۔ اسکی اہل، هو، ہے۔ اب جمع کی مناسبت کرتے ہوئے و، کو
نیم سے بدلا۔ تو ہما ہو گیا۔

ہوتی واؤ کو حذف کیوں نہیں کیا؟

اسی وجہ سے حذف نہیں کیا۔ کیونکہ قدر صالح
حروف ہیں۔ اگر اسی میں بھی و کو حذف کرتے تو ہ بن جاتا۔
اگر ہونے شروع میں اور کوئی حرف آتا تو ہ میں و کو حذف کرتے۔
جیسے: لہ کی اہل۔ اسی وجہ سے حذف کیا کیونکہ قدر صالح
حروف زائد ہیں۔ اسی وجہ سے حذف کیا۔
دو کون سے اعراب ہو گا۔

ہر ہمیشہ ہنہ ہو گا۔ سوائے 2 ہر آویں۔

دہلی ہوت۔

اگر ہ سے پہلے حرف ج ہو تو ہنہ ہو گا۔
جیسے: فی غلامہ۔

دو کا ہوت۔

اگر ہ سے پہلے یا ساکنہ ہو تو ہنہ ہو گا۔
جیسے: فیہ۔

کیا ہنہ میں جو یا ہ سے پہلے الف سے بدل جاتی ہے یا نہیں؟

جی ہاں۔ ہنہ میں جو الف سے بدل جاتی ہے۔
جیسے: یا غلامی سے یا غلاما ہو گا۔

سوال نمبر 66: ہما میں یا کہاں گئی؟

جواب: ہما کی اہل۔

اہل تھیاتے۔ اب حروف علت میں سے یٰ ضعیف ہے
اور حرکات میں فتح ضعیف ہے۔ دونوں ضعیف ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتی
اسی وجہ سے یٰ کو یم سے بدل دیا۔ تو ہما ہو گیا۔

سوال نمبر 67: ہنہ میں لون کو مشدد کیوں کیا؟

جواب: ہنہ اہل میں طہنہ تھا۔ پھر یم کا لون میں ادغام کیا۔
کیونکہ خرج میں قریب ہیں۔

سوال نمبر 71: کیا ہنہ کی فاعل اور مفعول کی جمع ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں۔ فاعل اور مفعول کی جمع ہنہ ہو سکتی ہے۔
جیسے: ہنہ بتک و ہنہ بتنی یہ مثالیں غلط ہیں۔

مگر: افعال قلوب میں فاعل اور مفعول کی ہنہ جمع ہو سکتی ہے۔

اس لیے جمع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ افعال قلوب کا پہلا مفعول فاعل ہو تا ہے :-

جیسے :- علمتک فاعلا و علمتک مفعول فاعلا :- یہ اہل میں علمت فضلی و علمت فضلا ہے :-

والنثر 72 غیر منہوب متصل کے لیے کہاں سے کہاں تک ہیں؟
جواب غیر منہوب متصل کے لیے ہنربہ الی ہنربنا تک ہیں :-

والنثر 73 غیر منہوب منفصل کے لیے کہاں سے کہاں تک ہیں؟
جواب غیر منہوب منفصل کے لیے ہنربہ الی ہنربنا تک ہیں :-

والنثر 74 غیر مجرور متصل کے لیے کہاں سے کہاں تک ہیں؟
جواب غیر مجرور متصل کے لیے ہنربہ الی ہنربنا تک ہیں :-

والنثر 75 غیر مرفوع متصل کے لیے کتنے جملوں پر مستتر ہوتی ہے اور کیوں؟
جواب غیر مرفوع متصل کی غیر 5 جگہوں میں مستتر ہوتی ہے :-
نثر 1 :-

ہیغ واحد مکر غائب :- ماہی میں :- جیسے :- ہنرب :-
ہیغ واحد مکر غائب :- مہارخ میں :- جیسے :- ہنرب :-
ہیغ واحد مکر غائب :- امر میں :- جیسے :- لیکنرب :-
ہیغ واحد مکر غائب :- ہنی میں :- جیسے :- لا لیکنرب :-

دوری جگہ :-

ہیغ واحد مؤنث غائب :- ماہی میں :- جیسے :- ہنرب :-
ہیغ واحد مؤنث غائب :- مہارخ میں :- جیسے :- ہنرب :-
ہیغ واحد مؤنث غائب :- امر میں :- جیسے :- لیکنرب :-
ہیغ واحد مؤنث غائب :- ہنی میں :- جیسے :- لا لیکنرب :-

تیری جگہ :-

ہیغ واحد مکر حاضر :- مہارخ میں :- جیسے :- ہنرب :-
ہیغ واحد مکر حاضر :- امر میں :- جیسے :- ہنرب :-
ہیغ واحد مکر حاضر :- ہنی میں :- جیسے :- لا لیکنرب :-

ہیغ واحد مکر حاضر ماہی میں مستتر نہیں ہوتی :-

جو تھی جگہ :-

واحد متکلم :- مہزارع میں :- جیسے :- اُہرب :-
جمع متکلم :- مہزارع میں :- جیسے فہرب :-

پانچویں جگہ :-

اُم فاعل کے تمام لیخوں میں :- جیسے :- مہارب آخر تک :-
اُم مفعول کے تمام لیخوں میں :- جیسے :- مہروب آخر تک :-
اُم تفعیل کے تمام لیخوں میں :- جیسے :- اُہرب آخر تک :-
صفت مشبہ کے تمام لیخوں میں :- جیسے :- کریم آخر تک :-
اُم آلہ کے تمام لیخوں میں :- جیسے :- مہرب آخر تک :-

اس وجہ سے ان 5 جگہوں میں ہمیر مستتر ہوتی ہے۔ کیونکہ ان جگہوں میں بارز ہمیر نہیں آتی :- جب بارز ہمیر نہیں آتی تو اس بات کو یہاں پر ہمیر مستتر ہوگی :-

سوال نمبر 76 "تہنیزین" میں "ی" کون سی ہے :-

جواب :- اُ خفشی کے نزدیک :-
"تہنیزین" میں "ی" علامات خطاب ہے۔
ہموں پر اسی کی ہمیر مستتر ہے :-

سیبویہ اور عام ہمر فیوں کے نزدیک :-
"تہنیزین" میں "ی" فاعل ہے۔
جیسے :- "تہنیز لون" میں "و" ہمیر فاعل بارز ہے :-

سوال نمبر 77 "تہنیزین" میں "انت" ہمیر میں سے حروف کیوں نہ لیے گئے؟
جواب :- "تہنیزین" میں "انت" ہمیر میں سے حروف اس وجہ سے نہ لیے گئے :- اگر ہم "انت" ہمیر میں سے کوئی حرف لیتے۔ تو البتہ اس آتا۔ اسی البتہ اس سے نہ لیتے کیلئے "انت" ہمیر میں سے کوئی حرف نہ لیا :-
اگر "الف" لیتے تو تنفین کے ساتھ البتہ اس لازم آتا :-
اگر "نون" لیتے تو "ما جمع" ہوتا :- نون کا لون میں جمع ہوتا :-
اگر "تاء" لیتے تو "دو تائین" جمع ہوتے :-

سوال نمبر 78 "تہنیزین" میں "یاء" کو حذف کیوں نہیں کرتے؟
جواب :- "تہنیزین" میں "یاء" کو اس وجہ سے حذف نہیں کیا :- اگر "یاء" کو حذف کرتے

تو "تفہر بن" ہو جاتا۔ تو اس صورت میں لون ثقیلہ اور خفیفہ کے ساتھ التباس لازم آتا۔ اس التباس سے بچنے کیلئے ہم نے تاء کو حذف نہیں کیا۔

وال 79% جواب
تفہر بن میں "لون" کو حذف کیوں نہیں کیا؟
"تفہر بن" میں "لون" کو اس وجہ سے حذف نہیں کیا۔ اگر لون اور تاء کو حذف کرتے تو "تفہر بن" بن جاتا۔ پھر واحد نہ کر سکتے ساتھ التباس آ جاتا۔ اس التباس سے بچنے کیلئے "لون" کو حذف نہیں کیا۔

وال 80% جواب
رفوع کی ہمیر مستتر کیوں ہوتی ہے، منصوب اور مجرور کی ہمیر مستتر کیوں نہیں ہوتی؟
رفوع کی ہمیر مستتر اس وجہ سے ہوتی ہے۔ کیونکہ رفع کی ہمیر فاعل کا جزو واقع ہوتی ہے۔ اور منصوب اور مجرور فاعل کا جزو واقع نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے منصوب اور مجرور کی ہمیر میں مستتر نہیں ہوتی۔
رفوع کی ہمیر واحد "عائب" اور "واحد" غائبہ میں مستتر ہوتی ہے۔
تثنیہ اور جمع میں مستتر نہیں ہوتی۔

وال 81% جواب
متکلم اور مخاطب میں ہمیر مستتر کیوں نہیں ہوتی؟
مستتر ہمیر ضعیف ہوتی ہے۔ اور واحد مذکر مؤنث غائبہ ضعیف ہوتا ہے۔ اور متکلم، مخاطب قوی ہوتے ہیں۔ اور بارز ہمیر قوی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے زیادہ بہتر تھا کہ ضعیف کو ضعیف دیا۔ اور قوی کو قوی دیا۔

وال 82% جواب
مضارع کے مخاطب اور متکلم کے ہیغوں میں ہمیر مستتر کیوں کی؟
مضارع کے مخاطب اور متکلم کے ہیغوں میں ہمیر مستتر اس وجہ سے کی۔ تاکہ ماضی کے مخاطب اور متکلم کے ہیغوں میں فرق ہو جائے۔
اس فرق کی وجہ سے ہم نے مضارع کے مخاطب اور متکلم کے ہیغوں میں ہمیر مستتر کی۔

وال 83%
"ہزبت" میں "تاء"، "تفہر بن" میں "تاء"، "تفہر بن" میں "تاء"، "تفہر بن" میں "تاء"۔
میں ہمزہ، "تفہر بن" میں "نون"، تو موجود ہے۔ پھر ان ہیغوں میں ہمیر مستتر کیوں رکھی؟

جواب
اس وجہ سے کہ ہماثر اسماء ہوتی ہیں۔ ہماثر نے افعال واقع ہوتی ہیں نہ حرف۔ اور "ہزبت" میں "تاء"، "تفہر بن" میں "تاء"، "تفہر بن" میں "تاء"۔ اس وجہ سے "تفہر بن" میں "نون"۔ یہ تو اسماء ہی ہیں۔ اسماء ہیں یہ تو ہمیر مستتر رکھی نہ۔

سوال نمبر 84 "میں" "تاء" ضمیر کی ہے یا کوئی اور ہے؟
جواب "میں" "تاء" ضمیر کی ہیں ہے۔ اگر یہ "تاء" ضمیر کی ہوتی تو اظہار آتے ہی یہ "تاء" چھٹی گر جاتی۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اظہار آتا ہے تو بھی یہ "تاء" پس گرتی۔ ہتہ چلا کہ یہ "تاء" ضمیر کی ہیں ہے۔ بلکہ "تاء" علامت کی ہے۔
جیسے:- "میں" "تاء"۔

سوال نمبر 85 "ہزار بان" اور "ہزار لون" میں "الف" اور "واو" ضمیر کے کیوں ہیں؟
جواب "ہزار بان" میں "الف" اور "ہزار لون" میں "واو" ضمیر کے ہیں ہیں۔ اس وجہ سے کیونکہ "الف" اور "واو" یہ بہ لے ہیں۔ حالت نفی، جری ہیں۔ اور محاذ بدلتی ہیں ہیں۔ نہ حالت نفی میں نہ حالت رفعی میں نہ حالت جری میں۔

جیسے:- "میں" "الف"۔
یہ نہ حالت رفعی میں بہ لے ہے۔ نہ نفی میں، نہ حالت جری میں۔

سوال نمبر 86 کتنے ہیغوں میں ضمیر کو مستتر کرنا واجب ہے۔ ظاہر کرنا ناجائز:- اور وہ کون کون سے ہیغ ہیں؟

جواب "چار" ہیغوں میں ضمیر کو مستتر کرنا واجب ہے:- وہ یہ ہیں:-
نمبر 1:-

واحد نہ کر حاضر۔ امر میں:- افعِل:-

نمبر 2:-

واحد نہ کر حاضر۔ مضارع:- تَفَعَّلْ

نمبر 3:-

واحد متکلم۔ مضارع:- اَفْعَلْ:-

نمبر 4:-

جمع متکلم۔ مضارع:- تَفَعَّلُوا

سوال نمبر 87 "خز کوہ" 4 "ہیغوں میں ضمیر کو مستتر کرنا واجب کیوں ہے؟
جواب ان چار ہیغوں میں ضمیر اس وجہ سے مستتر واجب ہے۔ کیونکہ یہ اپنے ہیغوں پر خود دلالت کرتے ہیں:-
افعل زید، تفعّل زید، افعّل زید، تفعّل زید

نفعّل زید

یہ شاید نا پسند آئے:-
کیونکہ یہ اپنے ہیغ پر خود دلالت کرتے ہیں:-